الثغری والعجلی اور عبداللہ بن طاہر کی فوجیں بھی اس سے مل گئیں اور اس طرح بابک اور قرامطہ مسلمانوں کے لیے دردِ سر بن گئے۔ مسلمانوں نے ان کے خوف سے برزند نامی ایک مخصوص بستی بسائی اور فریقین میں کئی سال جنگ چلتی رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان پر فتح عطا کی۔ اور بابک قید ہو کر "سرمن رائے" میں ۲۲۳ھ میں پھانسی پا گیا۔ پھر اس کا بھائی اسحاق بھی پکڑا گیا اور جرجان و طبرستان کے باغی المازیار کے ساتھ پھانسی دیا گیا۔ بابک کے قتل کے بعد جب خلیفہ کو الافشین کی غداری کا علم ہوا تو اسے بھی سولی دے دی گئی۔

باطنیہ کے بعض اور عقائد

اصحاب تاریخ نے لکھا ہے کہ باطنیت کی بنیاد رکھنے والے مجوس کی اولاد اپنے آبائی دین کی طرف مائل تھے۔ مگر مسلمانوں کے خوف سے اس کا اظہار نہیں کر پاتے تھے۔ ان لوگوں نے ایسے اصول وضع کیے جن میں مجوسیت چھپی ہوئی تھی پھر انہی اصولوں کے مطابق قرآن و سنت کی تاویلیں کیں۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ ثنویہ نور و ظلمت کو عالم کا خالق قدیم مانتے ہیں۔ باطنیہ اس کے مطابق عقل و نفس کو خالق مانتے ہیں جو سات ستاروں کے ذریعہ دنیا چلا رہے ہیں۔ باطنیہ صانع اول و ثانی کے بھی قائل ہیں جنہیں مجوس یزدان و اہرمن کہتے ہیں وہ آگ کی پرستش کا اظہار تو نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے ایک خوبصورت طریقہ نکالا اور مسلمانوں سے کہا کہ ہر مسجد میں ایک عود دان ہونا چاہیے جس میں ہر وقت عود و بخور جلتا رہے۔ برامکہ نے ہارون الرشید کو یہ مشورہ دیا کہ خانہ کعبہ کے اندر بھی ایک آتشدان ہو جسمیں عود وغیرہ جلتا رہے۔ ہارون الرشید معاملہ کو سمجھ گیا کہ وہ کعبہ کو اس طرح آتشکدہ بنانا چاہتے ہیں چنانچہ یہ بات بھی برامکہ پر ہارون کے عتاب کا سبب بنی۔

پھر باطنیہ نے اصول دین کی مشرکانہ تاویل کرنے کے بعد احکام شریعت کی ایسی تاویل کی جس سے شریعت ہی ختم ہو جاتی۔ یا مجوسی احکام سے مشابہ ہو جاتی۔ چنانچہ انہوں نے بیٹیوں بہنوں سے نکاح جائز بتایا۔ شراب نوشی اور تمام لذتوں کو مباح قرار دیا۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ بحرین و احسا میں سلیمان بن الحسین قرمطی کے بعد ایک باطنی نے اپنے پیروؤں کے لئے لواطت ضروری قرار دی اور ایسے لڑکے کو قتل کرنے کا حکم دیا جو اس سے منع کرے اور جو آگ کو اپنے ہاتھ یا منہ سے بجھائے تو اس کا ہاتھ اور زبان کاٹ لی جائے اس کا نام ابن ابی زکریا طامی تھا اس کا ظہور ۳۱۹ھ میں ہوا تھا اس کا فتنہ کچھ عرصہ تک چلا بالآخر اللہ نے اس پر ایسے شخص کو مسلط کیا جس نے اسے اس کے بستر میں ہی قتل کر دیا۔

ہم نے باطنیوں کے مجوس کی طرف میلان کی جو بات کہی ہے اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ روئے زمین پر جہاں کوئی مجوسی ہے وہ باطنیوں کے ظہور کا منتظر اور ان کا ہوا خواہ ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ انہیں حکومت باطنی فرقے ہی کے ذریعے ملے گی۔ بعض نجومیوں کے کہنے میں آ کر باطنیہ خلیفہ المکتفی اور المقتدر کے عہد میں اسلامی خلافت کے خاتمہ اور مجوسی حکومت کے قیام کے منتظر تھے مگر اس کے برعکس انہیں مسلمانوں کے ہاتھوں برابر ذلت و شکست کا سامنا کرنا پڑا (باقی)

Opportunity knocks at the doors of

SCIENCE GRADUATES

for

rant of Commission

in Pakistan Navy

APPLICATIONS ARE INVITED FROM SCIENCE GRADUATES (PHYSICS AND MATHS) FOR THE GRANT OF COMMISSION AS A PAKISTAN NAVAL VOLUNTEER RESERVE OFFICER IN THE EXECUTIVE 3RANCH OF THE PAKISTAN NAVY.

:LIGIBILITY CONDITIONS:

1. Nationality	:	Male citizens of Pakistan domiciled in the country for the last THREE years.
2. Age	:	20 to 28 years on 30 September 1985 (Relaxable in deserving cases).
3. Qualification	:	B.Sc. (Second Division) with Physics and Mathematics.

;ELECTION PROCEDURE:

. Medical Examination at a Military Hospital.
2. Tests/Interview at Inter Services Selection Board.
3. Final Selection at Naval Headquarters.

:OMMISSION:

Selected candidates will be granted commission n the rank of Acting Sub-Lieutenant PNVR from the late they report for initial training.

PROBATION:

Candidates granted commission will be on probation for a period of one year from the date of their commissioning.

NELIGIBILITY:

1. Candidates twice rejected by ISSB.
2. Resigned, dismissed/withdrawn from armed forces training institutions.
3. Candidates dismissed/removed from Govt. Service
4. Convicted in a Court of Law.
5. Declared permanently unfit by a Medical Board.

PAY AND ALLOWANCES:

Ag. Sub-Lieut	Rs. 1750/- p.m.
Sub Lieutenant	Rs. 1850/- to 2150/- p.m.
Lieutenant	Rs. 2050/- to 2950/- p.m.
Lieut. Commander	Rs. 2770/- to 3990/- p.m.
Commander	Rs. 3600/- to 4290/- p.m.

Plus:

Outfit Allowance	Rs. 2100/- at the time of initial training.
Kit Allowance	Rs. 250/- per month
*Conveyance Allowance	Rs. 100/- to 285/- p.m.
*Disturbance Pay	Rs. 200/- to 300/- p.m.
*Qualification Pay	Rs. 75/- to 100/- p.m.
*Command/Staff/Charge/ Instructional Pay	Rs. 75/- to 200/- p.m.
*Submarine/Flying Pay	Rs. 600/- p.m.

(* Where applicable)

OTHER BENEFITS:

Free medical treatment, group insurance and accommodation etc. as admissible under the rules with prospects for grant of Short Service/Regular Commission.

APPLICATION FORMS:

For application forms and other details write to the Directorate of Recruitment, Naval Headquarters Islamabad (Ph: 821890) or visit/write to any of the following PN RECRUITMENT AND SELECTION CENTRES:-

a. 7-Liaquat Barracks, Rafiqui Shaheed Road, Karachi (Ph: 516434)
b. 31-B, Ch. Zahoor Elahi Road, Gulberg-II Lahore (Ph: 881354)
c. 57-G Sher Shah Road, Multan Cantt (Ph: 30109)
d. D-85, 6th Road, Satellite Town, Rawalpindi (Ph: 840464).

receipt of applications at Naval Headquarters ectorate of Recruitment, Islamabad.

LAST DATE 30 APRIL 1985

ڈاکٹر مس جمیلہ سڈل ۔ پشاور یونیورسٹی

عالمِ اسلام کی یگانۂ روزگار شخصیت

ابنِ سعید المغربی

اندلس کی علمی تاریخ کو اگر دیکھا جائے تو بحرِ علم ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آتا ہے اور اس کے اندر ایسے ایسے گوہرِ بے مثال ملتے ہیں جن پر امت مسلمہ تاقیامت فخر کرے گی۔

چھٹی صدی ہجری کے اوائل میں اندلس میں وہ تابندہ ستارہ پیدا ہوتا ہے جس کی روشنی سے گردونواح کی تمام فضا منوّر ہو جاتی ہے۔ یہ ایک ممتاز مورخ بلند پایہ ادیب اور قادر الکلام شاعر ابوالحسن علی بن موسیٰ ابن محمد بن عبدالملک بن سعید الحسنی، احمد اللبجی الغماری ہیں[۱]

آپ کا نام علی، کنیت ابوالحسن اور خطاب نورالدین ہے۔ اور آپ ابن سعید المغربی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب عمار بن یاسر سے جا ملتا ہے[۲] اور اس پر تمام مورخین متفق ہیں۔

آپ کی جائے پیدائش غرناطہ کے قریب قلعہ بنو یحصب ہے جس کا موجودہ نام ALCALA LA REAL ہے[۳]

تاریخ پیدائش خیرالدین الزرکلی کے مطابق ۶۱۰ھ ہے[۴] بغیۃ الوعاۃ میں السیوطی نے ۶۱۰ھ اور شرف الدین الدمیاطی نے بھی ۶۱۰ھ ہی تاریخ پیدائش دی ہے۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں ۲۲ رمضان ۶۱۰ھ / ۵ فروری ۱۲۱۴ء ہے بعض حضرات نے ۶۱۵ھ لکھا ہے۔ لیکن صحیح ۶۱۰ ہجری ہے۔

ابن سعید المغربی نے ایک انتہائی علم دوست گھرانے میں جنم لیا۔ ان کے والد موسیٰ بن محمد المتوفی ۶۴۰ھ بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کے پر دادا عبدالملک بن سعید مرابطین کے گورنر تھے۔ اور آپ کے دادا اور دادا کے بھائی ابوجعفر احمد عمدہ شاعر تھے۔ اور ابوعبداللہ محمد بن عبدالملک (متوفی ۵۸۹) جو المرابطین کے آخری گورنر یحییٰ کے دربار سے وابستہ تھے اور بعد میں الموحدین کے دربار سے منسلک ہو گئے۔ انہوں نے انہیں اشبیلیہ اور غرناطہ کا گورنر بنایا۔ یہ شعراء کے ممدوح تھے اور مشہور شاعر الرصافی آپ کے مداحوں میں سے ہے[۵]

---

۱ وفات الوفیات ج ۳ ص ۱۰۳ ۲ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام حسن ابن طرو ۳ ایضاً ۴ الاعلام ۵ المغرب فی حلی المغرب جلد ا ص ۴۔

ابن سعید کے والد موسیٰ نے اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور اپنے ہی انداز میں ان کی تربیت کی اور انہیں اس وقت کے بہترین اساتذہ کے سپرد کیا۔ جیسے ابو علی الشلوبینی۔ ابوالحسن الدباج اور ابوبکر بن ہشام وغیرہ ہیں۔ اور آپ کی تعلیم کے لئے اشبیلیہ کو منتخب کیا۔ یہ وہ مقام تھا جسے ان دنوں تعلیمی لحاظ سے مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ اور اس کے علاوہ ابن سعید کے خاندان کو اشبیلیہ میں سیاسی اثر و رسوخ بھی حاصل تھا۔

ابن سعید المغربی نے علماء اور فضلاء و ادباء سے فیض حاصل کرنے اور حصول علم کے لئے طویل سفر کئے آپ کا سب سے پہلا سفر متوکل بن ہود کی وفات کے بعد سیاسی حالات خراب ہونے کی صورت میں پیش آیا یہ سفر مشرق کی طرف تھا۔[1]

آپ نے تیونس میں قیام کیا اور وہاں کے مشہور و معروف ادیب ابوالعباس التیفاشی سے کمال علم حاصل کیا۔ یہاں آپ کا قیام ۶۳۲ھ سے ۶۳۹ھ تک رہا۔[2] اس کے بعد آپ نے اپنے والد کے ہمراہ مصر اور سکندریہ کا رخ کیا۔ لیکن ۶۴۰ھ میں آپ کے والد کا سکندریہ میں انتقال ہوگیا۔ آپ نے پھر کچھ عرصہ تک وہیں قیام کیا۔[3] اس کے بعد علی بن سعید قاہرہ روانہ ہوئے۔ قاہرہ کا سفر کافی اہمیت کا حامل ہے۔

المقری، محمد بن شاکر، خیر الدین الزرکلی اور السیوطی نے قاہرہ کے سفر کا خصوصاً ذکر کیا ہے۔ قاہرہ میں آپ کے حلقہ مودت میں وہاں کے مشہور شعراء اور ادباء مثلاً الجزار، بہاء الدین زہیر، ابن مطروح، ابن ابی الاصباح اور سیف الدین سابق وغیرہ کا ذکر ملتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے نائب السلطنت موسیٰ بن یغمور کے ساتھ اپنے تعلقات کو قائم کیا اور ان کے لئے اپنی کتاب "رایات المبرزین و غایات الممیزین" تصنیف کی۔

قیام مصر کے دوران آپ کی ملاقات حلب کے مشہور عالم کمال الدین عمر بن ابراہیم بن محمد بن ابی جرادہ جو ابن العدیم کے نام سے مشہور تھے ان کے مشورہ پر آپ حلب تشریف لے گئے۔ اور ۶۴۴ھ سے ۶۴۷ھ تک وہاں قیام کیا۔[4] پھر آپ نے ابوالمجد کے ہمراہ دمشق اور اس کے مضافات کا سفر کیا۔ دوران سفر سلاطین و ممالیک کی عیش و نشاط کی زندگی کا مشاہدہ کرنے کے بعد آپ پر سخت ردعمل ہوا۔ اور آپ نے ترک دنیا کر دیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد اپنے معمول کی طرف لوٹ آئے۔[5]

۶۴۸ھ میں آپ بغداد روانہ ہوگئے۔ وہاں سے پھر حلب، دمشق، موصل اور بصرہ سے ہوتے ہوئے مکہ معظمہ

---

[1] حسن المحاضرہ [2] النفح المحلی ص ۲،۳ [3] انسائیکلوپیڈیا آف اسلام [4] بغیۃ الوعاۃ ص ۳۴۸، الاعلام ج ۵ ص ۷۹ [5] اختصار القدح ص ۶

پہنچ گئے۔ ۶۵۲ھ میں حج ادا کیا۔ اور واپس اپنے دوست ابوالعباس التیفاشی کے پاس تیونس تشریف لے گئے۔ اور وہاں کے دربار سے منسلک ہو گئے۔

۶۶۶ھ میں مشرق کی طرف تشریف لے گئے اور ایران سے ہوتے ہوئے پھر تیونس تشریف لے آئے اور ۶۸۵ھ میں وہیں وفات پائی۔

آپ کی وفات کے متعلق اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مطابق ۶۷۳ھ ۱۲۷۴ء میں دمشق واپس پہنچ کر فوت ہوئے۔ اور اسی میں ایک اور روایت کے مطابق ۶۸۵ھ ۱۲۸۶ء میں تیونس میں فوت ہوئے[۱] علامہ السیوطی نے آپ کی تاریخ وفات ۱۰ شعبان ۶۷۳ھ لکھی ہے[۲] خیر الدین الزرکلی نے ۶۸۵ھ ۱۲۸۶ء مقام تیونس لکھا ہے[۳]

محمد بن شاکر نے آپ کی وفات شعبان ۶۷۳ھ میں دمشق میں بتائی ہے[۴]

۶۷۳ھ والی تاریخ وفات دو وجوہات کی بنا پر غلط ہے۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ ابن الخطیب اور ابن فرحون اس بات پر متفق ہیں کہ آپ ۶۸۵ھ میں فوت ہوئے اور بغیۃ الوعاۃ میں امام السیوطی نے ان کے ساتھ اتفاق کیا ہے[۵] دوسری وجہ یہ ہے کہ دار المکتب المصریہ میں "الغصون الیانعہ فی محاسن شعراء المائۃ السابعۃ" کے مخطوطہ کی فوٹو کاپی موجود ہے جس میں انھوں نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ "کتب فی التاسع والعشرین من جادی الاخرۃ عام خمسۃ وثمانین وستمائہ" اس سے ثابت ہوا کہ آپ ۶۸۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابن سعید المغربی کی علمی فضیلت کا اندازہ ہم چند مستند علما کے اقوال سے بآسانی کر سکتے ہیں۔ المقری انہیں اپنے وقت کا بے مثال ادیب، مشرق و مغرب میں شہرت رکھنے والا اور عظیم مورخ قرار دیتا ہے۔[۶] صلاح الدین الصفدی فرماتے ہیں کہ ابن سعید ادبا، مورخین اور مصنفین کے امام ہیں۔ لسان الدین ابن الخطیب نے کہا کہ ابن سعید اپنے گھرانے کے ہار کا مرکزی ہیرا ہے۔ اپنے خاندان کا علم اور اپنی قوم کا دریگانہ ہے۔ وہ بیک وقت مصنف، ادیب اور سیاح ہے۔

ابن فضل اللہ العمری فرماتے ہیں۔ "وہ ایک جدت آفریں ادیب اور خیض رساں حکیم تھا"[۷]

علی بن موسیٰ عالم، فاضل، ادیب، مورخ اور سیّاح ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر بھی تھے۔ انھوں نے اپنا دیوان بھی چھوڑا ہے۔ المقری نے ابن سعید کا بہت سا کلام نقل بھی کیا ہے۔ ان کے اشعار کو پڑھنے کے بعد

---

[۱] انسائیکلو پیڈیا آف اسلام [۲] حسن المحاضرۃ [۳] الاعلام ج ۵ ص ۱۷۹ [۴] فوات الوفیات ج ۲ ص ۹۱-۹۲ [۵] بغیہ الوعاۃ
[۶] نفع الطیب ج ۱ ص ۶۴۰ [۷] المغرب فی حلی ص ۱/۲

یہ احساس ہوتا ہے کہ آپ نے جدید اصناف شاعری جس میں اندلس کے شعرا ماہر تھے پر طبع آزمائی نہیں کی[1] البتہ انہوں نے شعری صنائع بدائع کا لحاظ رکھا۔ اور ان کے ایسے اشعار کی تعداد بھی کچھ کم نہیں جو شعریت میں طرز تکلفات سے پاک اور مستحکم اسلوب رکھتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے عربی شاعری کا ایک ممتاز حصہ ہیں۔ ان کی شاعرانہ تشبیہوں کا تنوع اور جدت اپنی مثال آپ ہے۔ اندلس کا مقامی رنگ جو لذت کے حسی شعور اور بھرپور مادی زندگی کے طفیل سیرابی کے احساس پر مبنی ہے۔ علی بن موسیٰ کے ہاں نمایاں طور پر ملتا ہے۔ اس مقامی رنگ کے ساتھ ساتھ ان کی شاعری پر متنبی کی شاعری کے اثرات بھی ملتے ہیں۔

ابن سعید المغربی کے حالات زندگی کے بعد ہم آپ کی تصانیف کی طرف آتے ہیں۔ الاعلام میں خیر الدین الزرکلی آپ کی سترہ کتابوں کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ المشرق فی حلی المشرق۔

۲۔ المغرب فی حلی المغرب (یہ کتاب چار جلدوں میں ہے جس میں سے دو طبع ہو چکی ہیں۔ اس کتاب کا مواد مختلف زمانوں میں مختلف علماء جمع کرتے رہے ہیں اور آخری شکل دینے والے ابن سعید ہیں)

۳۔ المرقصات والمطربات

۴۔ الغصون الیانعہ فی محاسن شعراء المائۃ السابعۃ

۵۔ الادب الغض

۶۔ ریحانۃ الادب

۷۔ المقتطف من ازاہر الطرف

۸۔ الطالع السعید فی تاریخ بنی سعید

۹۔ دیوان شعرہ

۱۰۔ النفحۃ المسکیۃ فی الرحلۃ المکیۃ

۱۱۔ عدۃ المستجز

۱۲۔ نشوۃ الطرب فی تاریخ جاہلیۃ العرب

۱۳۔ وصف الکسون

۱۴۔ بسط الارض

۱۵۔ القدح المعلی

۱۶۔ رایات المبرزین

۱۷۔ المغرب[2]

السیوطی نے آپ کی صرف چھ کتابوں کا ذکر حسن المحاضرہ میں کیا ہے۔

۱۔ المشرق فی اخبار المشرق

۲۔ المغرب فی اخبار المغرب

۳۔ المرقص والمطرب

۴۔ الغرۃ الطالعۃ فی شعراء المائۃ السابعۃ

۵۔ الادب الغض

۶۔ ریحانۃ العرب[3]

بغیۃ الوعاۃ میں بھی السیوطی نے ابن سعید کی تین کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ المغرب فی حلی المغرب۔ ۲۔ المشرق فی حلی المشرق۔ ۳۔ الطالع السعید فی تاریخ بلدہ[4]

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں ابن سعید کی صرف دو کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

---

[1] المغرب فی حلی المغرب ص ۹۔ [2] الاعلام ج ۵ ص ۱۷۹ [3] حسن المحاضرہ [4] بغیۃ الوعاۃ ص ۲۳۳